رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۸۳



توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تہذیب مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں لہٰذا گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور سرقات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نظر نہ کیجئے۔ دیکھئے کہ کس کس پر تیر چلائے جاتے ہیں اور کس کو ہنسی و خوشی میں فرق ہے بلکہ خیالات کی جدت۔ رائے کی اصابت ہے۔ روزمرہ محاورات نکتہ چینی، صحیح خلاصہ واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی حالات پر نظر رکھیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ منیجر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنئے اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفتہ کے اندر خریدئیے ورنہ پھر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ مینجر شاہ سلامت۔ جب ہر ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر ان کی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ نہ سمجھئے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار جواب نامے مینجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روانہ کرنے پر نیا نمبر مینجر خود نہیں بھیج سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں۔ ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل اطلاع دی جاتی ہے اور بعد ختم ہونے کے اگر جواب نہ آیا تو زیادہ تنگ طلبی اور سختی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا تجدید خریداری منظور ہو تو اطلاع فرمائیں۔ پرچہ کا وقت پر نہ پہنچنا دفتر کی ذمہ داری سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہر کا مینجر قطعی ذمہ دار نہیں۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک جانب پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں یہ ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ خط میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

مینجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۴۲ — مضامین عید — نمبر ۳۴
بابت ۱۰ ستمبر ۱۹۲۱ء

پُر معنی کلام

مسٹر ... ایک شاعر صاحب کی غزل کا مطلب ایک بزرگوار نے ایک جلسہ میں بیان کیا تھا جو غزل میں نے سنی اور تشریح مطالب بھی لفظ بلفظ درست ہے۔

ہم مرتے ہیں اور ان پہ کچھ اثر نہیں
وہ قاتل ہیں ہمیں چھری کی خبر نہیں

مطلب۔ حالت جانکنی میں عاشق کہتا ہے کہ ہم تو مر رہے ہیں اور ان (یعنی معشوق) کو کچھ اثر نہیں۔ مصرعہ ثانی تمثیل ہے جس طرح چھری قاتل ہوتی ہے مگر اسکو خود ادراک نہیں ہوتا کہ میں ذبح کی قاتل ہوں بعینہ یہی حال معشوق ہے۔

محاسن۔ اس شعر میں ہم سے مراد عاشق ہے جس نے اپنی ذات کو بھیڑ فرض کیا ہے اور چھری سے مراد معشوق ہے یعنی جس طرح بھیڑ کو چھری ذبح کرتی ہے اور اسکو اس ظلم کا ادراک نہیں ہوتا اسی طرح معشوق کو بھی اپنی جفا کا ادراک نہیں۔

جدت۔ چھری کو ۲ (؟) قتل ہم سمجھتے تھے شاعر نے مبالغہ ذہنی ... کی طرح یا شمشیر قاتل کی طرح قاتل فرمایا ہے۔ اور ابھی ... ہوتا ہے شعر

سب سمجھتے ہیں مگر اسکو ادا جانا
یہ کی گردن ہو گر اسکے ذرا جانا

لطف و پیدا کیا ہے کہ چھری گو ذبح کرے گی مگر ... ہوتی ہے جب ذبح کرتی ہے گر شاعر ایسی بے دردی کرے اسکی چھری یعنی معشوق اس سے بہت دور ہے اگرچہ قصدی ... کا لفظ اس شعر میں ہے۔ وہ گلے اور معشوق کی جوانی ... حسن کا کیا ہے ترنم نظم کی ادا دیکھیے کہ وہ معشوق جو انسان تھا

اسکو ... میں داخل تھا اسکو جمادات کے صحت میں شامل کر دیا اور سلب قوت ادراک بھی کر دیا۔

افسوس ہے کہ ہم کوئی ہمدردی بھی شاعر سے نہیں کر سکتے اسلیے کہ ان ہی کے ارشاد کے مطابق ان کا معشوق انسان ہرگز نہیں بلکہ چھری ہے جسکو دل ہی کیوں لگایا چھری خربوزے پہ گرے یا خربوزہ چھری پر ضرر خربوزہ ہی کا ہے۔

کوئی زندگی ہے کہ رہتے ہیں
گزرا ہے سب شباب بہر دو پہر نہیں

شاعر اپنی زندگی کی حالت ... میں لکھتا ہے کہ سارا عہد شباب مرتے ہوئے ختم ہو چکا ... مرتے ہوئے زندگی۔ شباب۔ الفاظ میں تناسب تو ہے مگر حال شعر لفظوں سے عاری ہے۔ اسلیے کہ عشاق مرتا۔ محبت کرنا فرض سمجھتے ہیں وہ ترک محبت نہیں کرتے اور اس شعر میں نفرت ظاہر کی جا رہی ہے اور اس لیے لفظ شباب تشویش پر افسوس۔
اصل یہ ہے کہ شاعر جوانی کی غلط کاریوں پر ... میں نادم ہے .... یا ایک اور نظری حالت شعر سے ظاہر ہوتی ہے کہ عہد شباب ضعیفی تک پہنچا دیتے ہیں۔

اس دل کی وجہ سے جاتا رہا مجھے جب
وہ ایک بے بسی جا اور عمر نہیں

مطلب جو دل تمہارا ہو چکا اور جا رہا اس پر اب کچھ قابو نہیں ہے اس دل کی وجہ سے یہ بے بسی ہو چلا ہے جو اور عمر نہیں ہم کر سکے اور سارا عمر ہمیں ختم کر نہیں۔ ظاہر ہے قوت الحاس قلب ہی سے متعلق ہے یہاں قلب غریب شاعر کے پاس نہیں وہ تو دلربا کے قبضہ میں ہے اب ان کیا ہی ہے اور بے بسی کی حالت میں جب ... اسکا ارادہ ہوگا اور یہ بس ہی ... کی ناقابلیت کا مدعا ہے بہر حال ہی نہیں۔ اسکی بے بسی ہے۔

جدت شعر ... جدت تخیل میں پیدا کرتے تھے اب نئے دو سرے الفاظ ہیں ... سادی ہے مگر الفاظ گو نہ نہاں درخواست میں ...

فی زمانہ ... یونیورسٹی کو غبار کے اب تو الفاظ کو معنا ... نہیں ... گرہ بھی گوہ حالی نظیر ... ہو جاتی ہیں مثلاً ... اس طرح سے اپنا چکنا ... مرکب بنا لیا ہے۔ تو بیچ زبان کا ... شعر اکو فخر حاصل ہے۔ مطلب صاف ظاہر ہے معشوق ان کے دل کو اپنا چکا ... اپنا دل ... مگر دوسرے مصرعہ میں ایک بیجا ... لفظ ہے ... مطلب صاف تھا ... پھر ... انگریزی کی تقلید ہے۔ مگر افسوس ہے کہ انگریزی کی نقل کرنا ... انگریزی سے ناواقف ہونا ایک ایسی حماقت ہے جیسے کوئی انگریزی ناخواندہ ناول یا ڈرامہ لکھے اور اپنی ... رسائی پر فخر کرے مگر ... یہ مرض عام ہو گیا۔

اپنی لپک بڑھا دے اب اے شعلہ جمال
پروانہ بن گیا ہوں اور اڑنے کو پر نہیں

مطلب۔ معشوق کو شعلہ بھی کہتے تھے شاعر نے جمال معشوق کو شعلہ خطاب دے کر مخاطب کیا ہے اور درخواست کی ہے کہ تو اپنی لپک اور زیادہ کر دے۔
اس سے ظاہر ہے کہ شعلہ جمال ابھی ناقص ہے انتہائی لپک کو ابھی نہیں پہنچا یا یہ کہ شعلہ جمال ہی کوئی ... ہو جاتا ہے جس کے ذریعے ... شعلہ جمال گھٹا دے یا بڑھا دے۔ اور خواہش تھی شعلہ جمال بڑھانے کی ... اس فقرے سے کہ عاشق پروانہ بنا ہے (جس طرح ... کے کہتے ہیں کہ ... کے پر جاتے ہیں) اگرچہ پر کا پروانہ بنا ہے۔ یا اس کے پر شعلہ جمال سے جل گئے لیکن شعر سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ پروانہ بننے کے بعد شعلہ جمال سے لپک بڑھانے کی خواہش کی گئی ہے۔

اس شعر میں دو لطف خاص ہیں۔
(۱) پروانہ کا فلسفہ (۲) پر نہ ہونا۔
اس پروانہ کا فلسفہ عجائب المخلوقات میں جو ایک عربی کتاب ہے یہ لکھا ہے ... جو ایک پروانہ دیک ہے جسکے پر نکل آتے ہیں گویا شاعر صاحب یہ کہتے کہ پروانے بنتے ہیں ابھی گویا ... دیمک ہیں ... پروانہ کے ...

تک کے اُمیدوار ہیں - کہ یہ اُس کی کسی چال چلیں
وہ چنانچہ ان کی چھپکلی [illegible] کا [illegible] نکل جائے -
[illegible] گیا ہوں ایک [illegible] بیٹھا تھا
کہ وہاں ایک آدمی [illegible] دیوار پر چڑھتا
رہتا تھا اور ایک کنکری [illegible] پھینکتے
[illegible] دیکھا [illegible] کنکری [illegible]
ہوگیا اور [illegible] چلے دوسری کنکری [illegible]
پھر [illegible] لگے ایک [illegible]
اپنا پیر [illegible] کے آگے بڑھایا
[illegible] کی [illegible] ہے)
وہ اس حرکت سے متعجب ہوا
اور ایک [illegible]
صاحب بولے [illegible]
کنکری [illegible] نہیں [illegible]
کے [illegible] پر پڑی ہے [illegible]
ہوا اور دیوار سے نیچے اترا
اور ایک لات [illegible]
پھر [illegible] بیٹھے تھے
دھب دھب [illegible]
[illegible] اور پانی گرنے کی
آواز ہوتی ہے) مطلب یہ
[illegible] اسی طرح
شاعر صاحب پروانہ بن گئے
ہیں خدا اس [illegible]
ایک اور لطیفہ اس
شعر میں قابل ملاحظہ ہے
یہ کہ شاعر صاحب بے پر کے
پروانہ ہیں [illegible] پر [illegible] ہو گئے
اب اگر شعلہ جوالہ [illegible] ایک ان کے کنے سے [illegible]
بھی [illegible] کی طرف ہے تو ایک ہی [illegible]
آسمان ہی کی طرف جائے گی اور یہ بیچارے پروانہ
بے پر زمین پر پڑے ہیں یہ اُس تک
کس طرح جل سکیں گے
بے سود زندگی [illegible] ایک سانس
وہ آہ نامراد کہیں ہیں اور نہیں ۔

یہ شعر فلسفیانہ ہے آہ کا فلسفہ ظاہر ہوا آہ کی نسبت
کسی نے کہا تھا آپ سے یہ بھی ہے تو فرمائیے
کہ زندگی بے سود کی بے لطف سانس جس کا
نہ اس کا نام آہ ہے - ان الفاظ سے ظاہر ہوتا
آہ نامراد کی بھی [illegible] اس سے معلوم ہوگئی کہ
آہ نامراد - یا بے سود زندگی کی [illegible] بے لطف سانس
کو کہتے ہیں [illegible]

دکھائی نہیں ہوتا -
[illegible]
[illegible]
اشعار میں داخل کرتے ہیں [illegible]
[illegible] خیال کرتی ہے نہیں
آپ سے پہلے ایک شاعر [illegible]
[illegible]
دیکھیے اور اسی شاعر کے اشعار
افضل [illegible] -
عاشق کی [illegible] ......
جنا [illegible] اُمید سحر نہیں
جس طرح شعر [illegible] آہ کا
فلسفہ مذکور ہے اسی طرح
اس مطلع میں نامراد جوانی
عاشق کا -
مطلب - عاشق کی نامراد
جوانی یا عاشق نامراد
کی جوانی کیا ہے ؟
ایک جلتا ہوا چراغ ہے اور
اس چراغ کو اُمید سحر نہیں
اور نامراد جوانی عاشق
مثل اُس چراغ کے
ہے جسکو اُمید سحر ہے
ایک [illegible] لطیفہ اس شعر
معلوم ہوا کہ چراغ بھی [illegible]
اور اگر جلتا ہے اُمید [illegible]
اسکو بھی ہوتی ہے [illegible]
اس امر کا اُمیدوار ہوتا ہے کہ صبح تک جلا کرے اور
تیل سحر تک ہو جائے -
اور اگر چراغ سے مطلب قوت ادراک تسلیم
کیا جائے تو یہ مطلب ہوگا کہ لوگوں کی نظر میں
عاشق نامراد کی جوانی مثل [illegible] روشن کے ہے
جیسے جلنے کی [illegible] اُمید نہیں اب [illegible]
بڑھ جائے گا یعنی اپنی نامراد جوانی کا احساس [illegible]
عاشق کو نہیں بلکہ [illegible] مثل اس



پوڈل :- ہم اور تم !
بل :- ہاں تم پھر ہم ہیں ہم !

اے شوق [illegible] کی [illegible]
[illegible] پیام اور کوئی پیغام نہیں
[illegible] پیام رسائی سے ارشاد ہے کہ [illegible] اُمید
پہ سورۂ فاتحہ پڑھو سے علی [illegible] مردے کی قبر پر
سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں آپ [illegible] زندگی اور دنیا
کرتے ہیں زندہ کو مردہ [illegible] کے اوقات [illegible]
ارشاد ہے - اور حسرت ظاہر کرتے ہیں [illegible]
معشوق پاس بھیجے گا ہی اور کوئی پیغام ہے آہ

چاند روشن ہے جو سکو دیکھنے والے دیکھ دیکھ کر
خوش نہیں ہوتے ہیں کا ایسا ہی عاشق ہو اور
بیچارے گی ... [illegible] ... ہونا تو
بیچارہ عاشق ہو تا اسکو نصیب ہو گا مگر خود عاشق ہوتا
کہ اس کا احساس ہی نہیں ہوا۔

میں نے خواجہ صاحب سے بہت شاعروں کا نام اور
تخلص پوچھا انھوں نے کہا کہ کسی کا نام اپنا تخلص
ہے اور بہت صحبت ہے فرنگی نام تھا یار تخلص۔

نئیں صلح کی اُس سنگ کی باتیں
پھر جو دیکھا تو سب ہی نکلیں وہ ہنگی باتیں

جناب ظفر الملک کی گردن پر لوٹ پیچ کی کاٹ
... [illegible] ... کا
جلد ہوا اس نے دنیا ... [illegible] ... کر دیا ... [illegible]
کو بہت سے نجات ملی ... [illegible]
... [illegible] ... پانی ... [illegible]

حسنہ ... برس کا حال ہو۔ اتنے زمانے میں ...
[illegible] ... سارا مال ہو گیا ... شریف
اسلام کے اندرونی حقوق میں باعث ہے اور جیسے
کمال بے حیائی مسلم اور کانپور کونسل کے پاس پہنچا
طلب ہو گیا۔ مگر جناب اودھ پنچ علیہ الرحمۃ کی اس
تھے جو ہر ہفتہ چلتے ہوئے شخصے اور لطیفے و ظلم کے
ساتھ جل کی تائید کرنے والوں کو جھگڑتے۔
افغانستان کے بارے میں ... [illegible] ...
تعلیم۔ ... [illegible] ...
لیکن ... [illegible] ... ظرافت و
ظرافت کی تفصیل پیش کرتے اور حقیقت کھلتی۔
کانگریس ہی نے سرخ ... [illegible] ... کی
صدارت ... [illegible] ... آزادی کا ال
پنڈت جواہر لال نہرو کے گلے میں ... [illegible]
کا ... [illegible] ... جنسانے
کے قابل تھی لیکن ... [illegible] ...
ہوئے ... [illegible] ... خیال ... [illegible]

پر نیاں تیار ہو چکے۔
سنا گیا کہ حضرت ... [illegible] ... ہندوستان کا ...
کانگریس کھینچنے ... [illegible] ... روایت سے پہلے ...
اور ... [illegible] ... قاضی کی طرح ... [illegible]
سرکار ... [illegible] ... پڑتی تھی
... [illegible] ... پہنتا پھل لگے ...
... [illegible] ... گھر آئے۔ بچے ... کسی نے کہا
... [illegible] ... کسی نے کہا ... [illegible]
... [illegible] ... بھائی اپنی اپنی ... [illegible]
... [illegible] ... عنقریب ... [illegible]
تقسیم ... [illegible] ...
درست ہے ... [illegible] ... کی تفصیل ... [illegible]
دل ... علی ھذا القیاس ایک ... [illegible]
حضرت پنچ ... [illegible] ... جناب ظفر الملک بہادر
... [illegible] ... قریب ... [illegible]
دلچسپ ... [illegible] ...
تحریر پیش فرمائے ... [illegible] ...
... [illegible] ... بیان ... [illegible]
... [illegible] ... انگریزی ... [illegible] ... کے گروہ سے
... [illegible] ...
گلے ... [illegible] ... کی طاقت ... [illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۰۹ ۱۹۲۹ء

بعدالت جناب ... [illegible] ... صاحب ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ... ضلع ... [illegible] ...

بنام

... [illegible] ...
... [illegible] ...
بنام
... [illegible] ...
... [illegible] ...

مسمی ... [illegible] ... فیصل ہوگا۔
... [illegible] ... تاریخ ... [illegible] ... ستمبر ۱۹۲۹ء ... [illegible]

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

وقت حاضری ... [illegible] ... بجے تک

اطلاعنامہ بنام ... [illegible] ... نسبت تعیین تاریخ سماعت

درخواست دیوالیہ

دفعہ ... [illegible] ... ایکٹ نمبر ... ۱۹۲۰ء

بعدالت صاحب ... [illegible] ... جج بہادر ... [illegible]

درخواست دیوالیہ نمبر ... ۱۹۲۹ء

... [illegible] ...
... [illegible] ...

بنام صاحبان

... [illegible] ...
... [illegible] ...

آج بتاریخ ... [illegible] ... کو میرے دستخط اور
مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

وقت حاضری ... [illegible] ... بجے شام تک

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ جج بہادر گونڈا

درخواست دیوالیہ نمبر ... ۱۹۲۹ء

چودھری ... [illegible] ...

بنام صاحبان۔

... [illegible] ...
... [illegible] ...

بنام

... [illegible] ...
... [illegible] ...

دستخط انگریزی ... [illegible] ...

مہر عدالت

... [illegible] ... ستمبر ۱۹۲۹ء

اٹھائے ہیں

میر لطافت صاحب کا پیش کردہ مصرعہ شاہد قول

ان سے ہو گیا ہے

ڈبڈبائی آنکھیں آنسو تھم رہے ہیں

کاسۂ نرگس میں یاں شبنم ہے

میر کے پیچھے جو صاحب دیوان موجود نہیں غزل اپنے دیوان سے نقل کر دیجئے کہ دیوان کی تکمیل ہو جائے ہم کہتے ہیں کہ ہاں ہو گا۔ ہمارا گمان تھا کہ مطلع مذکورہ ابیات سمیت چھپ گیا ہو گا۔ ان کے معاصرین مثلاً خواجہ میر درد اور میر کی غزلیں اسی زمین میں موجود ہیں۔ میر کا بہت سا کلام ابھی تک نہیں چھپا۔ میرزا ابو طالب خاں لندنی ابن حاجی محمد بیگ خاں عباس آبادی اصفہانی ملازم نواب شجاع الدولہ بہادر نواب وزیر اودھ نے ایک نہایت ضخیم تذکرہ شعرائے اردو مرتب کیا تھا اس میں بھی جو منتخب کلام میر مرحوم کا موجود ہے مطبوعہ دیوان اس سے خالی ہے۔ مذکورۃ الصدر مطلع زبیدہ تذکرہ موجود کیا لیکن جناب سید اکبر حسین صاحب اکبر لکھنوی [illegible] (جو ایک نہایت خوش فکر شاعر اور اہل زبان ہیں آل پور کے) [illegible] سید ضیاء الدین [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

الحمد للہ کہ [illegible] انجمن [illegible] سالانہ [illegible] مشاعرہ [illegible] حضرت [illegible] شنبہ [illegible] بعد [illegible] منعقد ہو گا [illegible]

[illegible] آستاں تھے

[illegible] آستاں وغیرہ قافیہ تھے ردیف [illegible]

[illegible]

[illegible] آستاں [illegible]

[illegible] آستاں وغیرہ قافیہ [illegible] ردیف

[illegible]

[illegible] ہو گا

المعلن

[illegible]

باتوں میں جو انہوں نے مرزا محمد علی بیگ مرحوم سے دیوان سے حاصل کی ہے دو شعر انکے ہیں سے

ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں کا تماشا [illegible]

دیکھے اس کو کیا کوئی [illegible] ہے

[illegible] کا مزا ہے یہ [illegible]

[illegible] ہے ہم رہے

لیکن اب اس مطلع یا اس غزل سے آپ کو مطلب ہی کیا رہا آپ تو آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں اس پورے جملے کی سند مانگتے ہیں۔

دوسرا امر قابل غور یہ ہے جیسے آپ تسلیم کرتے ہیں کہ آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں کیا معنی نہیں ہیں کہ جو فقرہ آشفتہ صاحب کے قلم سے نکلا وہ غلط تھا۔ انتہی۔

افسوس ہے کہ میں نے آنسوؤں سے [illegible] نہیں تسلیم کیا۔ میں نے تو محل مقصد کی ایک تصریح کی ہے۔ آپ نے میری کس عبارت سے یہ مطلب نکال لیا۔ جو اصلاح کہ فاضل معترض نے اپنے جواب میں خواجہ میر درد سے آشفتہ صاحب کو دی ہے اس میں بھی آنسو موجود ہیں یعنی خواجہ صاحب کہتے ہیں کہ یوں کہو۔ آنسو آنکھوں میں ڈبڈبا آئے اگر خواجہ صاحب کا قول بھی کلام صحیح ہے تو یقیناً آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں یہ بھی صحیح جملہ

وطن لاہور

وطن۔ ملک و قوم کا بہترین خادم ہے۔

وطن۔ [illegible] مضامین میں بہترین [illegible] ہے

وطن میں انگریزی، عربی، فارسی [illegible]

اس کے علاوہ علم [illegible] نہایت [illegible]

[illegible]

قیمت کم اور [illegible] ہندوستان بھر میں اتنی قیمت کا کوئی اخبار اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا

آپ آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھئے تو پرچہ نمونہ بھیج دیا جائے گا۔ سالانہ قیمت ۳ روپیہ

مشتہر

مہتمم اخبار وطن لاہور

ہو [illegible] کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور [illegible] اس کی [illegible] ہیں۔ ایک جملہ ہیں مثلاً آنکھ ہے اور دوسرے میں آنسو ڈبڈبا آئے عمل سے متعلق ہے۔ میرزا داغ کا اصول [illegible] کی ہیئت ترکیب پر ہے اور ما حصل ہے جملہ معترض کے کلام میں نہیں ہے گو جا بجا اسی کے ساتھ جواب اور مضا کے فضل سے کسی کا تعجب نہیں کہ بلبل مستحل اس سے دور کرتے۔ بعض یوں کہا کہ بولا جاتا ہے محاورات کی زبان سے جو متعدد حجت لگے اسے ہو سے تسلیم کر لیتے ہیں کہ میری عبارت میں جہاں [illegible] کی نہیں ایک آپ پیدا ہوئے اور بہت سے ہیں پیدا ہوئے جو حضرت [illegible] کا الزام ہے [illegible] ہیں۔

یہی حال اور سند دینے پر کلام بھی اور بحث کر سکتا ہوں کہ ٹھیک یہی کلام اسی طرح ختم ہو چکا ہے اور اس وقت ختم ہو چکا جب میں پیدا بھی نہیں ہوا تھا اتنا ہو آپ نے میر انیس مرحوم کا نام آشفتہ کو یہ ایک شاعر تھے مرثیہ کہتے تھے چند ذکروں کا خیال کہ ان سے بہتر شاعر بھی کب پیدا نہیں ہوا شاعر ارض اور سما کی تصویر اور واردات قلب کی تمثیل نہایت آسان الفاظ میں کھینچ دینا اور فصاحت کے سحر کو عالم کو گرفتار کر لینا ان کا ادنیٰ کرشمہ تھا۔ آپ کو انہیں اہل زبان تسلیم کرنے کی ضرورت نہیں مگر سن لیجئے وہ کیا کہتے ہیں۔

حضرت علی اکبر کی شکل صورت و سیرت آواز چال ڈھال رسول اللہ کی ہو بہو تصویر تھی جو رسالت کے حکم سے اذان دینے لگے اور جہاں تمام اصحاب رسول کو رسول اللہ کی آواز یاد آ گئی رسول کی یاد نے ان کے دل کو وارفتہ کر دیا اس محل پر ایک بیت فرماتے ہیں سے

ہر ایک کی آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبا آگئی

گویا صدائے رسول کی کانوں میں آگئی

ہم کسی سلام یا مجلس ماتمی یا مرثیہ پر حضرت انیس سے جو آپ کے نزدیک اہل زبان ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں واقف نہیں اور واقف بھی ہوتے تو اپنی زبان کے متعلق شبہ لینے نہ جاتے۔ آپ



نغمہ ہیج (حجاز): پیارے موہنیا نباہنا ہو گا .... بھر بھر کے جام شراب محبت۔
پینا ہو گا پلانا ہو گا .... (ولسن مودی)


زنخدانت چنست بر بدیعت است که گل دست گل از شاخ تازه تر ماند

ابھی جگہ میں لکھنؤ ہے کہ آشفتہ صاحب نے محاورے
میں تصرف کیا ہے جب طرز قدیم جو کہ کتنا اچھا منشا
کے جواب میں لکھ چکے۔ اگر آشفتہ صاحب کا قول
زندہ بھی کانوں میں کھٹکتا تو کبھی بیدل کہہ کر وہ
بھی کہتے ہیں۔

تیسرا معروضہ کہ ایسی کتابوں سے متعلق ہے
جن میں کئی باطل اصلی اور ساقط الاعتبار ہیں
مثلاً محل خانہ شاہی ہے کوئی فرضی کتاب ہوگی
جس نے عورت کی زبان کے بارے میں جناب
ظفر الملک کے جیل میں کوئی علم سے دلایا
ہوگا۔ ہم تو ایسی بازاری کتابوں کو زبان بگاڑنے
والی چیز خیال کرتے ہیں محل خانہ شاہی میں
دیکھئے چھپا کے معنی آپ وصولنے ہے اور یہ
آنسوؤں سے آنکھیں ڈبڈبا آنے کا محاورہ ہمیں
نہ ملے تو ہم کہیں چپ چاپ کے بیٹھ رہیں علی ہذا القیاس
علامات الخواتین اور ملی لغات النساء ہیں ان کی ضرورت
نہیں۔ ہمارے گھر کی زبان میں ابھی تک کوئی
تغیر نہیں ہوا جس پر کتابوں کی ضرورت ہو کہ آپ ایسے
نادر ہیں جبکہ گھر میں کوئی چیز اپنی اصلی حالت پر
نہیں ہے وہ بازاری عورتوں کی زبان ہے جو بیشک
ناہموار اور ناہنجار نادروں کے ساتھ لے اور بیرونی
اشخاص کی صحبت سے بدل گئی اور بدلتی رہتی ہے
یہ بھی خدا کی ایک عنایت خاص ہے کہ اب لکھنؤ کی
خاک سے پیدا شدہ زنانیوں کی تعداد لکھنؤ میں قلیل
ہے جو کہ میں گزرنے والے ساگیوں کو کروں سے اکثر
اسی زبان کے لکھنے کا اتفاق ہوتا ہے جو جناب
ظفر الملک کے وطن عزیز میں پائی جاتی ہے۔

(۱) اری او نگوڑی جان۔ نگوڑی جان لکھی گئی ہے (بنگلی رنگی)
کینگلیے (دکمان) رکھی ہے۔ تیجی زردی (از سے دے۔
(۲) گھیا پیکے ارے جیو نا ستی ہے نیا چاول پکا
ہاں جھوٹ۔

(۳) تیلیہ سے تپتی گرد بار لیو۔ [illegible]
جیجری (گنجی) جاتی ہے۔ [illegible]
مشغلہ کی سمجھی جاتی ہے۔

اسی ضمن میں جناب ظفر الملک بلاعذر فرماتے
ہیں کہ لکھنؤ کے مشہور افسانہ نویس ملا ناصر علی صاحب
خبر ہی ہیں اور انھوں نے اس فقرے کو غلط قرار دیا
ہے اب فرمائیے کہ عورت کی زبان کے ماہر آپ
تسلیم کیے جائیں یا نصیر صاحب جو آپ سے
زیادہ اپنی تعلقات کے لحاظ سے آپ کہہ سکتے
ہیں لکھنوی کہے جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

اس فقرے کے معانی ہماری سمجھ سے باہر ہیں
اس ستم ظریفی کا جواب ہم کیا دیں۔ جناب مرزا
محمد عسکری صاحب نے انھیں اعتبار کے قابل کہا
آپ انھیں لکھنوی کہے جانے کا مستحق کہتے ہیں ہم
سر صورت سے واقف نہیں نہ ہم نے ان سے خطاب
کیا۔ بہتر یہی ہے کہ آپ انھیں کو علامہ قبلہ استاد
سمجھئے اور جو رشتہ جوڑنا چاہتے ہوں انھیں سے جوڑئے
اس اضافت و استعارے سے آپ کے شرف اور عزت
خاندانی پر کچھ اثر پڑ جائے گی۔ رہ گئے
جینا پوری تعلقات تو وہ کوئی حیثیت ہی نہیں بے بنیاد
ہے ہمارے تعلقات نہ کبھی تھے نہ آج ہیں معلوم ہوا
کہ آپ ہمارے تعلقات سے بہ نسبت ہمارے کچھ
زیادہ آگاہ ہیں۔ اگر آپ نے کوئی تعلق اپنے
دل میں ٹھہرا لیا ہو تو مطلع فرمائیے۔

معروضۂ چہارم۔ علّامہ خورد رفتہ کے متعلق ہے
فرماتے ہیں کہ خورد رفتہ کے بارے میں آپ کا خیال
ہے کہ فرہنگ آصفیہ میں موجود ہے۔ اگر ایسا ہے تو
کتاب کا حوالہ دیا جائے۔

کتاب کا حوالہ اور کیا کر دیتے ہیں نام لکھ دیا ہے
فرہنگ میں ڈھونڈ لیجیے۔ ایک صاحب نظر نے کہا
ہم نے بھی کہہ دیا کہ یوں سنا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ ضرورت
نہیں۔ سند جو یاد تھی لکھ دی۔ ایسے الفاظ میں
فارسی کے اہل زبان نے اکثر واو حذف کر دیا ہے
مثلاً دروازہ کی جگہ [illegible] سعید قریشی ؎

مشکل بود کہ [illegible] دیگر نشستہ ا
[illegible] زلف تو بر شکست ا
چوں سبزہ [illegible] زنگار گل
اے سرو من [illegible] ایں دست ا

اور خورد رفتہ اور خود رفتگی کا وجود اہل فارس کے
کلام میں نادر ہے۔ اہل ہند کے فارسی کلام میں
اکثر ہے۔ اور انھوں ہی نے اس میں تصرف کیا ہے
کتاب کا نام لکھ دینے کے بعد جب آپ کتاب کا
نام پوچھتے ہیں تو آپ کی بے خبری [illegible] ظاہر ہے
بڑی ہی ہوئی نظر آتی ہے جیسے [illegible]
[illegible] صاحب نے کہا ذکر بھائی تھا [illegible] سر پر بڑا ہے
بھائی نے اپنی ٹوپی کے عوض دوسرے کی ٹوپی اڑا لی
اس نے فریاد کی کہ یہ تو بڑا سر ہے [illegible] صاحب نے
فوراً سوال کیا کہ تو پھر بڑا سر کہاں ہے؟ وہ واقعی
خود رفتگی کے یہی معنی ہیں۔

معروضۂ پنجم۔ بھرم سے متعلق ہے آپ پوچھتے
ہیں کہ محاورہ کی کیا ضرورت تھی اگر آپ کے پاس
سند نہیں تو ساکت رہنے میں کیا نقصان تھا۔

میں عرض کرتا ہوں کہ سند تو استفسار کے
جواب میں لکھی جا چکی ہے خدا احباب کی عقل کو درست
کرے۔ اگر یہی حال ہے تو بار بار محاورہ کی ضرورت
ہوگی میرا مطلب یہ تھا کہ بھرم کے معنی اعتبار رعب
احتشام وغیرہ ہیں میر حسن فرماتے ہیں ؎

چمن میں گل تربت پھول پھل بیٹھا ہے
جو یاد آوے ابھی تو بھرم نکل جاوے

بھرم نکل جانے کے معنی یہاں بجز اس کے کیا لیے
جا سکتے ہیں کہ تمام رعب و جلال و غرور کا خاتمہ ہوا
ایسے ہی اشعار ہیں۔

معروضۂ ششم کی حقیقت یہ ہے کہ جناب
ظفر الملک نے مجھ پر آشفتہ صاحب کی طرفداری کا
الزام لگایا گویا میں نے جناب مرزا محمد عسکری صاحب
کے مقابلے میں آشفتہ صاحب کی طرفداری کی یہ ان کا
ارشاد ہے۔ استفسار کے جواب میں جو بے لوث تحریر
حاصل کی گئی اس کی وضاحت کا حق ضرور آشفتہ صاحب
کو حاصل تھا جبکہ وہ تحریر انھیں کے خطاب میں تھی
ان پر حملہ کیا گیا تھا وہ دفاع کی سعی کر رہے تھے۔ یہ کوئی
افسانہ نہیں طرفداری کا الزام لگانے والا جو ہر ایک
افسانے کے خلاف [illegible] جرم کا مرتکب ہے۔ اس نے
بھری ذات پر بھی بدون استحقاق حملہ کیا اور میرے
کرتا رہے ہیں۔ ظفر الملک صاحب اگر [illegible] خیال

کرتے ہیں تو وہ اصول وطلان کے خلاف ہیں اور آپ
کی تحریروں کا جواب وہی لوگ لکھیں گے جو اس
قسم کے اخلاق و عادات کو [illegible] کے بھی [illegible]
رکھیں۔

اسی سلسلے میں معروضہ ہشتم کا جواب بھی عرض کیجیے
کہ سرا پا اشعار کا ترجمہ کسی لحاظ [illegible] خیر بھی معلوم
سے آگے نہیں بڑھاتا اور انھوں نے کبھی [illegible]
میں اردو دانی کی فکر کی ہیں نہ کسی تقریبات کو آپ اپنے
الفاظ پر قیاس فرمائیں۔ ایسے کہ تحقیق ہوتی ہے
آپ نے بارہا [illegible] شفتہ صاحب کی نسبت پھر فرمایا
ہوا ہے اور اسی قسم کے دوسرے الفاظ سے
ان کی ادب شناسی اور شرافت کا اپنی زبان دانی
سے مقابلہ کر کے دیکھیے۔

وصف امر عن الجہل [illegible] ابوالحکم
[illegible] رحمہ اللہ فی بعض رسائلہ
تھا اس قسم کے الفاظ کی برداشت نہیں ہو سکتا
اور جب تک مجبور نہ کیا جاؤں گا [illegible] میں یہ روش
اختیار نہ کروں گا۔

معروضہ ششم میں آپ ان مستشرقین کی
تفصیل پوچھتے ہیں جن میں غیر مستند لکھا ہوں
اور بعض بزرگوں کے نام لیتے ہیں۔ میرا ارشاد
ان افراد کی طرف نہیں بلکہ ان مضامین کی جانب
ہے جن کے مطالعہ تالیف یا رفاقت کی بدولت
آج آپ اپنے نزدیک اردو کے محسن بن بیٹھے ہیں
اور یہی آپ کے ذہنی مشکلات ہیں چنانچہ معروضہ
میں آپ کے بعض مشکلات اور بھی معلوم ہو گئے
اگر ہو جائیں تو اعتراض کروں۔ [illegible]
دنوں کی ایک یادگار آپ ہی رہ گئے ہیں جو عجیب
و غریب علم ہے۔ اے حضرت کیا آپ [illegible]
کی یادگار نہیں ہیں؟ واللہ آئینہ سامنے رکھ کے
دیکھیے تو شاید تصویر و تفسیر کی ضرورت نہ ہو تصویر
کھنچ جائے۔ آپ کو اپنی قدر نہیں ہے۔

معروضہ نہم شعر کے رنگ کیا۔ کے سلسلے میں
بات کی اصرار ہے کہ یہ غلطی کاتب ہے اپنے [illegible]
غلطی کوئی اہل زبان نہیں کر سکتا [illegible]

اور گلاب جیسے مشہور ہے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ جی ہاں مجھے اصرار ہے
خود مستفسر نے استفسار میں حاشیہ پر بھی لکھا تھا کہ
غلطی کاتب ہے۔ خواہ وہ ہمیشہ میں اعلان کرے یا
نہ کرے۔ یہ اس کی ایمانداری ہے کہ اس نے نقل کے
وقت منقول عنہ کی پوری پیروی کی۔ غلطی کاتب
کا یہ ہے خصوصاً ہمیشہ کا کاتب جسے میں خود
جانتا ہوں کاتب ہی نہیں مصنف بھی ہے اگر مرزا
محمد عسکری صاحب اپنے کسی مضمون کے بارے میں
ایک یا چند الفاظ کاتب کی غلطی کی طرف منسوب
کریں تو میں اسے بھی بخوشی منظور کروں گا۔ میں
جناب کا سا پاک نفس اور خوش زبان ہرگز نہیں
ہوں۔ آپ یہی کہے جائیں کہ طرفداری کر رہا ہوں
مرتب اعتراضات کے بعد یہ طرفداری حق پر مبنی ہے۔
آپ نے شاید ہمیشہ کی تنبیہ اودھ پنچ میں شائع
ہو چکی ہے ملاحظہ نہیں کی۔ حالانکہ اودھ پنچ برابر
حاضر خدمت ہوتا ہے اودھ پنچ جلد [illegible] ملاحظہ
فرمائیے۔ معلوم ہو جائے گا کہ طرفداری کی ہے یا حق
بات کہی ہے۔

ہمیشہ ایک نو وارد ہے اسکے دونوں اڈیٹروں سے
مجھے نیاز حاصل ہے [illegible]
[illegible] ہیں آپ کو
اسکی کیا خبر۔ [illegible]
صاحب۔ آدمی تجربہ کار ہیں [illegible]
اس وقت لکھنؤ میں ایک [illegible] ادبی پرچہ [illegible]
ہے جو اہل لکھنؤ کے زیر انتظام ہے ضرورت اسکی تھی
[illegible] اودھ پنچ [illegible] خصوصاً
جبکہ میرا [illegible] قبول کرتے ہیں ناقل صاحب
آشفتہ صاحب [illegible]
جناب مرزا محمد عسکری صاحب کی روش اختیار نہیں کی
اور یہی [illegible]
[illegible]
[illegible] کا سلسلہ برابر جاری ہے [illegible]
[illegible] شعر کے ایک [illegible]
[illegible]

پھر جلد بھی [illegible]
بھی [illegible]
صورت میں تھی کہ [illegible] جواب ہمیشہ [illegible] بھیجیے
جب تصحیح [illegible]
سے دے دیتے۔

مجھے معلوم ہے کہ میرے صاف صاف [illegible]
گراں گزرا [illegible]
غلط [illegible] ترک نہ کروں گا۔

معروضے ختم ہوئے [illegible] کے جواب [illegible] نہیں
معلوم ہوتے عبارت سے نکل سکتے ہیں فقط

المختصرات

اگلی [illegible] اصلاح زبان کے [illegible]
کہ جناب نواب فخر الملک بہادر [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ یہ فرض ابھی [illegible] اور پورا [illegible] جائے گا۔

اس تحریر کا [illegible] بگڑ گیا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسلامیہ کے خلاف نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
انتخاب کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]